باب 9
عالم گیریت

اجمالی نظر

کتاب کے اس آخری باب میں ہم عالم گیریت پر نظر ڈالیں گے حالانکہ اس کتاب کے دیگر ابواب میں اور دوسری کئی درسی کتابوں میں اس کا ذکر پہلے بھی آچکا ہے۔ سب سے پہلے تو ہم عالم گیریت کے تصور کا تجزیہ کریں گے اور پھر اس کے بعد اس کے اسباب کو پرکھیں گے۔ پھر ہم تفصیل سے عالم گیریت کے سیاسی، معاشی اور ثقافتی نتائج سے بحث کریں گے۔ ہماری دلچسپی یہ جاننے میں بھی ہوگی کہ عالم گیریت کے اثرات ہندوستان پر کیا ہیں اور یہ کہ ہندوستان عالم گیریت پر کیا اثر ڈال رہا ہے۔ آخر میں ہم اپنی توجہ عالم گیریت کے خلاف مزاحمت پر مرکوز کریں گے اور یہ بھی دیکھیں گے کہ ہندوستان کی سماجی تحریکیں کس طرح اس مزاحمت کی حصے دار بن رہی ہیں۔

5272CH09

اکثر نیپالی مزدور کام کرنے کے لیے ہندوستان آتے ہیں۔ کیا یہ عالمگیریت ہے؟

عالم گیریت کا تصور

جناردھن ایک کال سنٹر (Call centre) میں کام کرتا ہے۔ وہ شام کو کافی دیر میں کام کے لیے نکلتا ہے۔ جیسے ہی آفس میں داخل ہوتا ہے۔ جان (John) بن جاتا ہے۔ ایک نیا لہجہ اختیار کر لیتا ہے اور ایک مختلف زبان (جو اس کی گھر کی زبان سے الگ ہے) اپنے گاہکوں سے، جو اس سے ہزاروں میل دور رہتے ہیں، رابطہ قائم کرنے کے لیے بولتا ہے۔ وہ ساری رات کام کرتا ہے جو کہ درحقیقت اس کے سمندر پار گاہکوں کے لیے دن کا وقت ہے۔ جناردھن اپنی خدمات ایک ایسے شخص کو دے رہا ہے جس سے اس کے آمنے سامنے ہونے کے کوئی امکانات نہیں ہیں۔ یہ اس کا روزانہ کا معمول ہے۔ اس کی چھٹیاں بھی ہندوستانی کیلنڈر کے مطابق نہیں ہوتیں بلکہ اپنے گاہکوں کے موافق ہوتی ہیں جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ہیں۔

رام دھاری اپنی نو سالہ لڑکی کی سالگرہ کے لیے ایک تحفہ خریدنے کے لیے بازار گیا ہے۔ اس نے اپنی لڑکی سے ایک چھوٹی سائیکل کا وعدہ کیا ہے۔ وہ ایک ایسی سائیکل کی تلاش میں ہے جس کی قیمت جیب پر بوجھ نہ ہو اور وہ معقول کوالٹی کی بھی ہو۔ بالآخر وہ ایک سائیکل خرید لیتا ہے جو چین کی بنی ہوئی ہے لیکن ہندوستان میں فروخت ہو رہی ہے۔ سائیکل رام دھاری کی دونوں شرطوں یعنی معقول کوالٹی اور کم قیمت پر پوری اترتی ہے۔ اور وہ اس کو خریدتا ہے۔ پچھلے سال رام دھاری نے اپنی بیٹی کے اصرار پر اس کے لیے ایک 'باربی' گڑیا خریدی تھی جو کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں بنی تھی۔ مگر ہندوستان میں بک رہی تھی۔

ساریکا اپنی برادری کی پہلی پیڑھی میں سے ہے جس نے سخت محنت کی بدولت اسکول اور کالج میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اب اس کو موقعہ ملا ہے کہ وہ کوئی کام کرے اور اپنا ایک الگ اور آزاد کیریر شروع کرے جس کا خواب اس کی برادری کی کسی عورت نے پہلے نہیں دیکھا تھا۔ حالانکہ اس کے خاندان کے کچھ لوگوں نے اس کی مخالفت کی لیکن آخر کار اس نے فیصلہ کیا کہ اس کی نسل کو جو نئے مواقع میسر ہوئے ہیں ان سے فائدہ اٹھایا جائے۔

اوپر کی تین مثالیں عالم گیریت کے مختلف پہلوؤں کی نشاندہی کرتی ہیں۔ پہلی مثال میں جناردھن 'خدمات' کی عالم گیریت میں حصہ لے رہا ہے۔ سالگرہ کے موقعہ پر رام دھاری کی خریداری، ہمیں دنیا میں تجارتی ساز و سامان کی ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں لانے اور لے جانے کے متعلق واقفیت بہم پہنچاتی ہے۔ ساریکا روایت کی کشمکش میں الجھی ہوئی ہے جس کا ماخذ وہ نئے مواقع ہیں جو اس سے پہلے عورتوں کو حاصل نہیں تھے لیکن جو آج کے حقائق کا ایک حصہ ہیں جنھیں عام مقبولیت حاصل ہے۔

اگر ہم اصل زندگی میں 'عالم گیریت' کی اصطلاح کے استعمال کی مثالوں پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ یہ کئی حوالوں سے استعمال کی جاتی ہیں۔ ہم کچھ اور مثالوں کو دیکھتے ہیں جو اوپر دی ہوئی مثالوں سے الگ ہیں۔

- کچھ کسانوں نے اس لیے خودکشی کر لی کہ ان کی فصل تباہ ہو گئی تھی۔ انھوں نے ایک بین الاقوامی کمپنی (MNC) سے بہت مہنگے داموں میں بیج خریدے تھے۔
- ایک ہندستانی کمپنی یوروپ میں قائم ایک حریف کمپنی کو خریدتی ہے حالانکہ موجودہ مالکان احتجاج

آئیے کریں

پچھلے ایک ہفتہ کے اخباروں سے عالمگیریت کے متعلق ہر خبر کے تراشے جمع کیجیے۔

© NCERT not to be republished

کرتے رہے۔

- اکثر چھوٹے دکانداروں کو یہ خوف ہے کہ اگر بڑی بین الاقوامی کمپنیوں نے اپنی چھوٹی دکانوں کا سلسلہ قائم کرنے کی کوشش کی تو وہ اپنا روزگار کھو بیٹھیں گے۔
- ممبئی کے ایک فلم پروڈیوسر پر یہ الزام لگایا گیا کہ اس نے اپنی فلم کی کہانی ہالی ووڈ میں بنی ہوئی ایک فلم سے چرائی ہے۔
- ایک جنگجو گروپ نے کالج کی طالبات کے خلاف ایک بیان میں دھمکی دی ہے جو مغربی لباس پہنتی ہیں۔

اوپر کی مثالوں سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ عالم گیریت ہمیشہ مثبت ہو۔ یہ منفی بھی ہوسکتی ہے۔ یعنی اس کے اثرات نقصان دہ بھی ہوسکتے ہیں۔ بلکہ اکثر کا یہ خیال ہے کہ عالم گیریت کے منفی نتائج اس کے فائدہ مند نتائج سے زیادہ ہیں۔ یہ مثالیں یہ بھی بتاتی ہیں کہ عالم گیریت ہمیشہ معاشی مسائل کے گرد ہی نہیں گھومتی اور نہ ہی اس کے اثرات کی لہر ہمیشہ دولت مند ممالک سے غریب ممالک کی جانب ہی بہتی ہے۔

چوں کہ بہت سی اصطلاحات والفاظ کا استعمال جامع طور پر نہیں ہو پاتا ہے اس لیے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ہم واضح طور پر یہ سمجھ لیں کہ 'عالم گیریت' کیا ہے؟ ایک نظریہ اور تصور کے اعتبار سے عالم گیریت کا تعلق دھاراؤں (Flows) سے ہے۔ یہ دھارائیں کئی قسم کی ہوسکتی ہیں مثال کے طور پر دنیا میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پر نظریات و خیالات کا آنا جانا، سرمایے کی ایک جگہ سے دو تین جگہوں پر منتقلی، سامانِ تجارت کا سرحدوں سے اِدھر اُدھر جانا اور بہتر روزگار کے لیے لوگوں کا

اس باب میں تصاویر کا ایک سلسلہ ہے جو عالم گیریت کے سیاسی، معاشی اور ثقافتی پہلوؤں کی ترجمانی کرتا ہے۔ یہ تصویریں دنیا کے مختلف علاقوں سے لی گئی ہیں۔

ہندوستان میں چین کا سامان زیادہ تر اسمگلنگ کے ذریعے آتا ہے۔ تو کیا عالم گیریت اسمگلنگ کا راستہ دکھاتی ہے۔

کیا عالم گیریت سامراجی نظام کا دوسرا نام نہیں ہے؟ پھر ہمیں دوسرے نام کی ضرورت کیوں پڑ گئی؟

دنیا کے دوسرے علاقوں میں جانا وغیرہ۔ عالم گیریت کا اصل عنصر یا جز عالمی سطح پر ایک دوسرے سے مستقل میل جول اور اس میل جول کی ان دھاراؤں کی برقراری ہے۔

عالم گیریت ایک کثیر جہتی تصور یا نظریہ ہے۔اس کے سیاسی، معاشی اور ثقافتی الگ الگ مظاہر ہیں اور ان کے آپس کے فرق کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ یہ فرض کر لینا غلط ہے کہ عالم گیریت کا تعلق محض معاشیات سے ہے، بالکل اسی طرح یہ سمجھنا کہ یہ صرف تمدن اور ثقافت سے متعلق ہے صحیح نہیں ہے۔ عالم گیریت کے اثرات ہر سماج، یا سماج کے ہر حصے پر برابر نہیں ہیں۔ کچھ سماج، یا سماج کے کچھ حصے اس سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ عالم گیریت کے اثرات کے بارے میں ایک عام نتیجہ اخذ کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ اور ہر اثر یا نتیجہ کو اس کے مخصوص حالات کی روشنی میں پرکھنا چاہیے۔

عالم گیریت کے اسباب

عالم گیریت کے اسباب کیا ہیں؟ اگر یہ سب نظریات کی آمد و رفت سرمایہ، سامانِ تجارت اور لوگوں سے متعلق ہے تو ایک منطقی سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس میں نئی بات کیا ہے؟ اگر ان چار دھاراؤں کے حوالے سے بات کریں تو 'عالم گیریت' انسانی تاریخ میں بہت پہلے جنم لے چکی ہے۔ بہر حال وہ لوگ جو عصری عالم گیریت کے امتیاز کے قائل ہیں یہ دلیل دیتے ہیں کہ دراصل رفتار اور وسعت دو ایسے عناصر ہیں جو عصری عالم گیریت کو منفرد اور ممتاز کرتے ہیں۔ عالم گیریت کی ایک ٹھوس تاریخی بنیاد ہے اور یہ ضروری ہے کہ عصری دھاراؤں کو اسی پس منظر میں دیکھا جائے۔

اگرچہ عالم گیریت کی تشکیل کا ذمے دار کوئی ایک عنصر نہیں ہے۔لیکن اس کا سب سے اہم جز ٹیکنالوجی ہی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ماضی قریب میں ٹیلیگراف، ٹیلیفون اور مائیکرو چپ (microchip) کی ایجادات نے دنیا کے مختلف علاقوں میں رہنے والوں کے درمیان مواصلات (Communication) میں ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ جب طباعت وجود میں آئی تو اس نے قومیت کے ظہور کے لیے راہ ہموار کی۔ تو ہمیں یہ توقع رکھنی چاہیے کہ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی کو ٹیکنالوجی اسی طرح متاثر کرے گی جیسا ہم سوچتے ہیں۔

نظریات، سرمایہ، سامان تجارت اور لوگوں کے آسانی کے ساتھ ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے میں ٹیکنالوجی کی ترقی کا بہت بڑا ہاتھ ہے لیکن ان دھاراؤں کی رفتار الگ الگ ہوسکتی ہے۔ مثال کے طور پر سامان تجارت اور سرمایہ کا ایک سے دوسری جگہ تبادلہ غالباً لوگوں کے مختلف مقامات میں آنے جانے کے مقابلے زیادہ تیز رفتار اور وسیع ہوگا۔

لیکن عالم گیریت کا ظہور صرف ترقی یافتہ ذرائع مواصلات کا مرہون منت نہیں ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ دنیا کے مختلف علاقوں کے لوگ اس باہمی تعلق کی حقیقت کو سمجھیں گے۔ اب ہم یہ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ دنیا میں ایک مقام پر ہونے والے واقعات دوسرے مقام پر اپنا اثر چھوڑتے ہیں، سونامی اور برڈ فلو (Bird Flu) کسی ایک قوم تک

© NCERT not to be republished

محدود نہیں ہیں۔ ملکی سرحدیں ان کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ اسی طرح سے جب بھی کوئی معاشی واقعہ رونما ہوتا ہے تو اس کے اثرات مقامی، ملکی اور علاقائی حدود سے باہر عالمی سطح پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔

سیاسی نتائج

عالم گیریت کے عصری عمل کے دوران جو بحث ومباحثے ہو رہے ہیں ان میں سب سے گرما گرم موضوع اس کے موجودہ سیاسی اثر سے متعلق ہے۔ عالم گیریت کس طرح سے ریاست کے اقتدار اعلا کے روایتی تصور پر اثر انداز ہوتی ہے؟ اس سوال کا جواب دینے کے سلسلے میں ہم کو کم سے کم تین پہلوؤں پر ضرور غور کرنا چاہیے۔

سادہ اور آسان ترین سطح پر عالم گیریت کسی ملک کی حیثیت کو کمزور کر دیتی ہے۔ یعنی حکومت کی وہ اہلیت جس کے مطابق وہ جو کرنا چاہتی ہے کر سکے۔ دنیا بھر میں اب پرانی 'فلاحی ریاستیں' نئی سادہ یا ابتدائی درجے کی ریاستوں کے لیے جگہ چھوڑ رہی ہیں جو صرف چند بنیادی کام انجام دیتی ہیں جیسے کہ نظم وضبط کو قائم رکھنا، امن و امان کا استحکام اور شہریوں کی حفاظت۔ اور انھوں نے پہلے کیے گئے فلاحی کاموں سے جن کا رخ معاشی اور سماجی بہتری کے لیے ہوتا تھا، ہاتھ کھینچ لیے ہیں۔ فلاحی ریاست کے بجائے اب معاشی اور سماجی ترجیحات کو مارکیٹ طے کرتی ہے۔ دنیا میں کثیر الملکی کمپنیوں کے ظہور اور پھر ان کے بڑھتے ہوئے اثرات وکردار نے حکومتوں کے فیصلہ کرنے کی طاقت کو کافی حد تک کمزور کر دیا ہے۔

اسی کے ساتھ ساتھ، عالم گیریت ہمیشہ ریاست کی طاقت کو کم نہیں کرتی۔ ریاست اب بھی سیاسی برادری

not to be republished

کی مضبوط بنیاد کے لیے ، بغیر کسی مد مقابل کے سرفہرست ہے۔ عالمی سیاست میں پرانی کشمکشوں، اور رقابتوں کی اہمیت اپنی جگہ برقرار ہے۔ ریاست اپنے بنیادی فرائض (قومی تحفظ اور قانونی نظام) ادا کررہی ہے لیکن شعوری طور سے کچھ میدانوں سے پیچھے ہٹ رہی ہے۔ بہر حال ، ریاست کی اہمیت کم نہیں ہوئی ہے۔ وہ قائم ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ریاست کی صلاحیت کے کچھ پہلوؤں کو عالم گیریت سے فروغ ملا ہے خاص طور سے ٹیکنالوجی میں بڑھتی ہوئی مہارت کی وجہ سے شہریوں کے بارے میں معلومات جمع کرنے میں ریاست کی صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے۔ ان اطلاعات کے ساتھ ریاست کی حکمرانی کی صلاحیت مضبوط ہوئی ہے کمزور نہیں۔ یعنی نئی ٹیکنالوجی کی بدولت ریاست پہلے کے مقابلے میں زیادہ طاقت ور ہوئی ہے۔

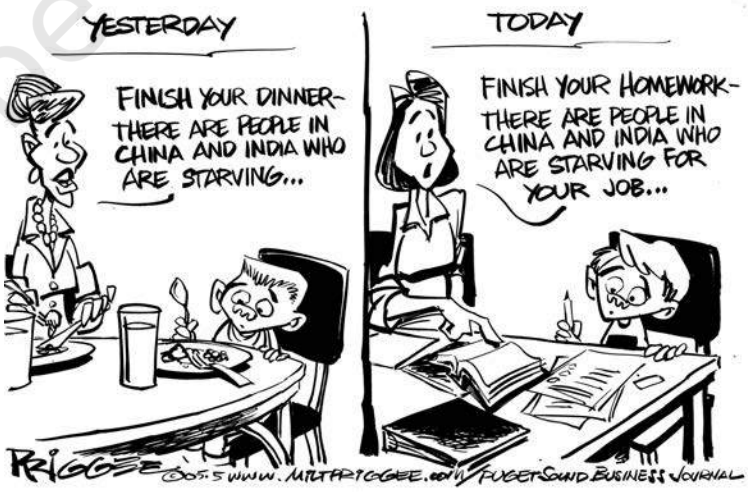

معاشی نتائج

اگرچہ عالم گیریت کے معاشی اور اقتصادی حقائق کے بارے میں ہر بات کا علم نہیں ہے لیکن عالم گیریت کے بارے میں عصری بحث ومباحثے میں اس مخصوص جہت کا بہت بڑا حصہ ہے۔

مسئلے کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ خود معاشی عالم گیریت کی تعریف کی جائے۔ معاشی عالم گیریت کا لفظ سنتے ہی ہمارا ذہن WTO اور IMF جیسے بین الاقوامی اداروں اور دنیا میں معاشی پالیسیوں کی تشکیل میں اُن کے کردار کی جانب منتقل ہوجاتا ہے۔ اس کے باوجود بھی عالم گیریت کو اتنی تنگ نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے۔ معاشی عالم گیریت میں ان بین الاقوامی اداروں کے علاوہ دیگر کردار بھی شامل ہیں۔ معاشی عالم گیریت کو سمجھنے کے لیے ایک زیادہ وسیع طریقہ یہ ہے کہ اسے منافع کی تقسیم کے اعتبار سے دیکھا جائے۔ یعنی یہ کہ اس عالم گیریت کی بدولت کس نے سب سے زیادہ پایا اور کس نے کم پایا اور یہ کہ کون نقصان میں رہا۔

اکثر جسے معاشی عالم گیریت کا نام دیتے ہیں وہ عام طور سے دنیا کے مختلف ملکوں کے درمیان جاری اقتصادی لین دین پر مشتمل ہے۔ ان میں سے کچھ رضا کارانہ طور پر ہیں اور کچھ دنیا کے طاقت ور ملکوں اور بین الاقوامی اداروں کی جانب سے تھوپے گئے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اس باب کے شروع کی مثالوں میں دیکھا یہ دھارائیں مختلف روپ اختیار کرتی ہیں۔ جیسے سامان تجارت، سرمایہ، لوگ اور نظریات۔ عالم گیریت میں سامان کی سب سے زیادہ تجارت ہوتی ہے۔ کچھ ملکوں نے درآمدات پر جو پابندیاں عائد کررکھی تھیں ان کو ہلکا کردیا ہے۔ اسی طرح سے سرمایے کی منتقلی پر لگی ہوئی پابندیاں بھی کم کی گئی ہیں۔ عملی طور سے اس کا

© NCERT not to be republished

مطلب ہے کہ دولت مند ملکوں کے سرمایہ کار اب اپنے ملکوں کے علاوہ بھی دوسرے ملکوں میں بھی سرمایہ کاری کر سکتے ہیں جن میں ترقی پذیر ممالک بھی شامل ہیں جہاں پر وہ زیادہ منافع کما سکتے ہیں۔ عالم گیریت نے نظریات و خیالات کے بہاؤ کو بھی قومی سرحدوں سے باہر نکلنے کا موقعہ دیا ہے۔ انٹرنیٹ اور کمپوٹر سے جڑی ہوئی خدمات اس کی واضح مثال ہیں۔ لیکن عالم گیریت نے لوگوں کے دنیا میں ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے میں کوئی خاص اضافہ نہیں کیا ہے۔ ترقی یافتہ مما لک نے اپنی سرحدوں کی حفاظت ویزا پالیسیوں سے کی ہے اور اس بات کو سختی سے مدنظر رکھا ہے کہ دوسرے ملکوں سے آنے والے لوگ ان کے عوام کا روزگار نہ چھین لیں۔

عالم گیریت کے نتائج پر غور کرتے وقت اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ ایک پالیسی کا نتیجہ ہر جگہ یکساں نہیں ہوتا۔ عالم گیریت کے سلسلے میں دنیا کی اکثر حکومتوں نے ملتی جلتی اقتصادی پالیسیوں کو اپنایا لیکن ان کے نتائج ہر جگہ الگ الگ رہے۔ ایک بار پھر اس بات کی اہمیت کو واضح کر دینا چاہیے کہ اس بارے میں ایک عام اصول یا ضابطے کی توقع نہیں کرنی چاہیے بلکہ ہر جگہ کے مخصوص حالات کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔

معاشی عالم گیریت نے دنیا کے اندر زبردست اختلاف آرا پیدا کر دیا ہے۔ جو لوگ سماجی انصاف کے حامی ہیں وہ معاشی عالم گیریت کے عمل میں ریاست کے ہاتھ کھینچ لینے کی وجہ سے فکر مند ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس سے صرف آبادی کا ایک چھوٹا حصہ بہرہ مند ہوگا لیکن جو لوگ اپنی فلاح اور بہتری کے لیے حکومت پر انحصار کرتے تھے ان کو مزید غربت میں مبتلا

جب ہم 'سیفٹی نیٹ' کی بات کرتے ہیں تو ایسی امید ہے کہ لوگ مقروض اور پریشان ہو جائیں گے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے؟

میں مبتلا کردے گا (جیسے تعلیم، صحت صفائی وغیرہ)۔ ان لوگوں کا اصرار ہے کہ اقتصادی طور سے پس ماندہ لوگوں کے لیے عالم گیریت کے منفی اور نقصان دہ اثرات سے بچانے کے لیے حفاظتی جال بنائے جائیں اور اداراتی تحفظ کی یقین دہانی کی جائے۔ دنیا کی بہت سی تحریکیں یہ محسوس کرتی ہیں کہ 'حفاظتی جال' ناکافی ہیں یا کام کرنے کے لائق نہیں ہیں۔ ان تحریکوں نے جبری معاشی عالم گیریت پر روک لگانے کا مطالبہ کیا ہے کیونکہ اس کا نتیجہ غریب ممالک کی تباہی کی صورت میں نکلے گا، خصوصاً غریب ملکوں کے غریب طبقوں کے لیے۔ کچھ ماہرین معاشیات نے معاشی عالم گیریت کو دنیا کی نئے سرے سے استعماریت یا نوآبادکاری (recolonisation) سے تعبیر کیا ہے۔

معاشی عالم گیریت کے حامیوں کی دلیل یہ ہے کہ اس سے معاشی فروغ میں تیزی آتی ہے اور نامساعد حالات میں دنیا کی آبادی کے بڑے حصے کے لیے فلاح اور راحت کا سبب بنتی ہے۔ ملکوں کے درمیان زیادہ تجارت ہونے کی وجہ سے ہر ملک اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اس سے پوری دنیا کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ان کی دلیل یہ بھی ہے کہ معاشی عالم گیریت ناگزیر ہے اور تاریخ کے ارتقا کو روکنا غیر دانش مندی ہے۔ عالم گیریت کے اعتدال پسند حامیوں کا خیال ہے کہ عالم گیریت ایک چیلنج فراہم کرتی ہے جس کا جواب ذہانت کے ساتھ اسے بلا تنقید قبول نہ کرنا چاہیے۔ بہرحال جس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا وہ عالم گیریت کے نتیجے میں آئی ہوئی حکومتوں، کاروباروں اور دنیا کے مختلف علاقوں کے عوام کے درمیان ایک دوسرے سے یکجہتی اور باہمی انحصار کی بڑھتی ہوئی رفتار ہے۔

آئیے کریں

ملٹی نیشنل کمپنیوں (MNCs) کی بنائی ہوئی ان چیزوں کے نام لکھیے جن کو آپ اور آپ کے گھر کے لوگ استعمال کرتے ہیں۔

ثقافتی نتائج

عالم گیریت کے اثرات صرف سیاست اور معاشیات تک محدود نہیں ہیں بلکہ یہ ہمیں ہمارے گھروں میں بھی متاثر کرتی ہے۔ یہ ہمارے کھانے، پینے، لباس اور اندازِ فکر پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اور یہ ہماری ترجیحات کی تشکیل بھی کرتی ہے۔ عالم گیریت کے ثقافتی اثرات سے یہ خوف پیدا ہوتا ہے کہ کہیں یہ دنیا کی ثقافتوں کے لیے خطرہ نہ بن جائے۔ اور یہ صحیح بھی ہے کیونکہ عالم گیریت ایک رنگی ثقافت کی جانب لے جاتی ہے۔ یک رنگی ثقافت کا فروغ عالمی ثقافت کا ظہور نہیں ہے۔ جس کو ہم عالمی ثقافت کہتے ہیں وہ دراصل مغربی تہذیب کا جبراً نفاذ ہے۔ ہم اس پہلو کا مطالعہ تیسرے باب میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی بالادستی کی نرم طاقت کے عنوان کے تحت کر چکے ہیں۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ برگر اور نیلی جینز کی مقبولیت امریکن طرز زندگی کے اثرات میں موثر کردار

© NCERT not to be republished

ادا کرتی ہے۔ لہٰذا سیاسی اور معاشی طور سے ایک مضبوط سماج، کمزور سماج پر اپنے نقوش چھوڑتا ہے۔ اور یہ دنیا اسی رنگ میں رنگتی جاتی ہے جس رنگ میں بڑی طاقت اس کو دیکھنا چاہتی ہے۔ اس طرز فکر کے حامی اکثر دنیا کے میکڈونلڈ ائزیشن (Mc Donaldisation) ہونے کی جانب توجہ دلاتے ہیں جہاں تہذیبیں اور ثقافتیں غالب امریکی خواب کو پورا کرنے کے لیے آمادہ ہیں۔ یہ صرف غریب ملکوں کے لیے ہی نہیں بلکہ پورے عالم انسانیت کے لیے خطرناک ہے کیونکہ یہ پوری دنیا کی دوسری مالا مال اور پرانے ثقافتی ورثوں کو رفتہ رفتہ ختم کر رہا ہے۔

ساتھ ہی ساتھ یہ فرض کر لینا بھی مناسب نہ ہوگا کہ عالم گیریت کے ثقافتی اثرات صرف نقصان دہ ہیں۔ تہذیبیں جامد نہیں ہوتیں۔ ہر تہذیب اور ثقافت ہر دور میں باہر کے اثرات قبول کرتی ہے۔ کچھ باہری اثرات اس لیے منفی ہوتے ہیں کیونکہ وہ ہمارے انتخاب کے دائرے کو کم دیتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی یہ ہمارے دائرۂ انتخاب کو بڑھاتے ہیں اور کبھی کبھی یہ روایتوں سے چھیڑ چھاڑ کیے بغیر ہماری تہذیب میں تبدیلی لے آتے ہیں۔ برگر مسالہ دوسہ کا متبادل نہیں ہے لہٰذا یہ کوئی بڑا چیلنج نہیں ہے۔ دوسری طرف نیلی جینز کھادی کرتے کے ساتھ پہنی جا سکتی ہے۔ یہاں باہر کے اثر کا نتیجہ ایک منفرد انداز میں ظاہر ہو رہا ہے۔ یعنی کھادی کرتے اور جینز کا ملاپ۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ جوڑی پھر اسی ملک کو واپس بھیج دی گئی جس نے ہم کو نیلی جینز دی تھی۔ لہٰذا اب نوجوان امریکن کرتے اور جینز پہنے نظر آتے ہیں۔

حالانکہ تہذیبی یک رنگی عالم گیریت کا ایک پہلو

ہم مغربی تہذیب سے اتنا خوف زدہ کیوں ہیں؟ کیا ہمیں اپنی تہذیب پر بھروسہ نہیں ہے؟

اپنی زبان کے جانے پہچانے 'لہجوں' یا بولیوں کی فہرست بنائیے۔ اس بارے میں اپنے دادا کی نسل کے لوگوں سے مشورہ کیجیے۔ آج کے زمانے میں یہ 'بولیاں' کتنے لوگ بولتے ہیں؟

یا خدا؟ پھر ایک ہندوستانی!

کال سنٹر۔اندر سے دیکھنے والے کی نظر میں

کسی کال سنٹر میں کام کرنا اپنے طور سے معلوماتی ہوسکتا ہے۔ جب تم امریکیوں کی کال کا جواب دیتے ہو تو تمھیں امریکن کلچر کے اندر جھانکنے کا موقعہ ملتا ہے۔ ایک اوسط درجہ کا امریکی ہمارے تصور کے برخلاف زیادہ ایماندار اور زندہ دل ہوتا ہے۔

بہرحال ساری کالیں اور مکالے خوش گوار نہیں ہوتے۔تم جھنجھلائے ہوئے اور بدزبان کال بھی وصول کرسکتے ہو۔کبھی کبھی کال کرنے والے کے لہجے میں، یہ جان کر کہ اس کی کال ہندوستان پہنچا دی گئی ہے، اتنی نفرت ظاہر ہوتی ہے جو بہت گراں گزرتی ہے۔امریکی ہر ہندوستانی کو اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ اس نے ہمارا روزگار چھین لیا ہے۔

کبھی کبھی ایسی کال بھی آتی ہے جو اس طرح شروع ہوتی ہے' کچھ منٹ پہلے میں نے ایک جنوبی افریقی سے بات کی تھی اور اب میں ایک ہندوستانی سے بات کررہا ہوں۔یا ''اوہ خدا، پھر وہی ہندوستانی! برائے مہربانی میرا رابطہ کسی امریکی سے کراؤ''۔ایسی حالت میں کسی مناسب جواب کا دینا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔

(ماخذ: رنجیتا ارس کی رپورٹ۔'دی ہندو'10 جنوری 2005)

ہے لیکن یہی عمل اس کے بالکل مخالف اثرات بھی چھوڑتا ہے۔ یہ ہر تہذیب کو زیادہ مختلف اور ممتاز کردیتا ہے اور اس عمل کو تہذیبی رنگا رنگی کہا جاتا ہے۔اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ تہذیبوں کے تال میل میں بھی طاقت کا اختلاف باقی رہتا ہے بلکہ یہ بھی کہ تہذیبی تبادلہ یک طرفہ ہوتا ہے۔

ہندوستان اور عالم گیریت

ہم اس سے پہلے کہہ چکے ہیں کہ تاریخ کے مختلف ادوار میں دنیا کے مختلف علاقوں میں عالم گیریت کا عمل واقع ہوا ہے۔ ہندوستان کی تاریخ میں سرمایہ، سامانِ تجارت، نظریات اور عوام کا ایک جگہ سے دوسری جگہ آمد و رفت کئی صدیوں پہلے پائے جاتے تھے۔

نوآبادیاتی دور میں برطانیہ کی سامراجی امنگوں کے نتیجے میں ہندوستان بنیادی سامان اور خام مال برآمد کرنے لگا اور تیار کیے ہوئے سامان کا صارف بن گیا۔ برطانیہ سے اس تجزیے کی وجہ سے آزادی کے بعد دوسروں پر انحصار کرنے کے ہم نے چیزیں خود بنانے کا فیصلہ کیا۔ہم نے درآمدات بند کرنے کا بھی فیصلہ کیا تاکہ ہمارے لوگ خود سامان بنانا سیکھ جائیں۔ اس ''تحفظ'' نے اپنے مسائل کھڑے کردیے۔کچھ شعبوں میں کافی ترقی ہوئی لیکن صحت، رہائشی مکانات اور بنیادی تعلیم کے محکموں کو وہ توجہ نہ مل سکی جس کے وہ مستحق تھے۔ ہندوستان کی معیشت کی رفتار بھی ڈھیلی ڈھالی رہی۔

1991 میں مالی بحران اور بہتر معاشی فروغ کی خواہش کے پیش نظر ہندوستان میں بھی ایک معاشی اصلاحات کا پروگرام نافذ کیا گیا جس کے تحت بہت سی تجارتی پابندیاں اٹھالی گئیں جس میں باہری سرمایہ کاری قابل ذکر ہے۔ شاید یہ کہنا قبل از وقت ہوگا کہ ان اصلاحات سے ہندوستان کو کہاں تک فائدہ پہنچا۔ حتمی جانچ کا پیمانہ فروغ کی تیز رفتاری نہیں بلکہ اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ فروغ کے فائدے تقسیم ہوں، ہر ایک کو اس کا حصہ ملے اور لوگ زیادہ خوش حال ہوجائیں۔

عالم گیریت کی مزاحمت

یہ بات ہم پہلے نوٹ کرچکے ہیں کہ عالم گیریت ایک مرکزی اور حساس موضوع ہے اور بحث و مباحثے میں دنیا بھر میں اسی پر شدید تنقید ہوئی ہے۔ عالم گیریت کے مخالفین کئی قسم کے دلائل پیش کرتے ہیں۔ بائیں بازو والوں کا کہنا ہے کہ موجودہ عالم گیریت دراصل عالمی

© NCERT not to be republished

سرمایہ داری کے ایک خاص پہلو کی نمائندگی کرتی ہے جس کے ذریعے سے امیر اور زیادہ امیر (اور تعداد میں کم) ہورہے ہیں۔ اور غریب لوگ غریب تر ہوتے جارہے ہیں۔ ریاست کی کمزوری کی وجہ سے اس کی اپنے غریب عوام کے مفادات کی حفاظت کرنے کی صلاحیت کم ہوجاتی ہے۔ دائیں بازو والے مخالفین کو عالم گیریت کے سیاسی، معاشی اور ثقافتی نتائج سے اندیشے ہیں۔ یعنی سیاسی طور سے وہ بھی ریاست کی کمزوری کے بارے میں فکر مند ہیں۔ وہ ایک معاشی خود کفالت اور تحفظ چاہتے ہیں۔ کم سے کم معاشیات کے کچھ میدانوں میں۔ ثقافت کے محاذ پر ان کو خطرہ ہے کہ قدیم تہذیب کو نقصان پہنچے گا اور لوگ اپنی پرانی روایتیں اور قدریں کھو بیٹھیں گے۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ عالم گیریت کے مخالف تحریکیں بھی عالم گیریت کے جال میں حصہ لیتی ہیں اور دنیا کے دوسرے علاقوں میں اپنے ہم خیالوں سے اسی کے ذریعے رابطے قائم کرتی ہیں۔ اکثر عالم گیریت مخالف تحریکیں دراصل بذاتِ خود عالم گیریت کی مخالف نہیں ہیں بلکہ وہ عالم گیریت کے کچھ مخصوص پروگراموں کی مخالف ہیں جو ان کے خیال میں سامراج کی ایک شکل ہیں۔

1991 میں WTO کے وزارتی جلسہ میں (Ministerial Meeting) جو سیٹل (Seattle) میں ہوا معاشی طور سے مضبوط ریاستوں کی بدعنوانیوں کے خلاف وسیع پیمانے پر احتجاج ہوئے۔ الزام لگایا گیا کہ بڑھتے ہوئے معاشی نظام میں ترقی پذیر دنیا کے مفادات پر خاطر خواہ اہمیت نہیں دی گئی ہے۔

ورلڈ سوشل فورم (WSF) ایک ایسا عالمی پلیٹ فارم

یہ صحیح ہے کہ کبھی مجھے نئے گانے اچھے لگتے ہیں۔ کیا ہم سب کو تھوڑا ناچنا اچھا نہیں لگتا؟ پھر اس سے کیا فرق پڑتا ہے اگر وہ مغربی موسیقی سے متاثر ہے؟

not to be republished

آیئے، مل جُل کر کریں

اس عمل سے طلبا کو معلوم ہوگا کہ عالم گیریت ہماری زندگی میں کہاں تک داخل ہو چکی ہے۔ اور عالم گیریت کی ہمہ گیری نے ایک فرد، برادری اور قوم کی زندگی کو کہاں تک اپنے دائرۂ اثر میں لیا ہے۔

اقدام

- طالب علم کھانے کی چیزوں، آسائش و آرام کی چیزوں اور نمائش کی چیزوں کی فہرست بنائیں جن سے وہ اچھی طرح سے واقف ہوں۔
- طالب علم اپنے پسندیدہ ٹی۔وی پروگراموں کے نام لکھیں۔
- استاد ان فہرستوں کو جمع کریں۔
- کلاس کو سہل گروپوں میں تقسیم کیجیے اور ہر گروپ کو کچھ چیزوں کے نام اور ٹی وی پروگرام کے نام تفویض کر دیجیے۔
- طالب علم یہ معلوم کریں کہ ان کے روزمرّہ کے استعمال میں آنے والی چیزوں کو کون بناتا ہے اور ان کے پسندیدہ ٹی وی پروگرام تیار کرنے والے کون ہیں۔
- جو نام طلبا نے لکھے تھے، استاد ان کو تین حصوں میں تقسیم کرے گا بنانے والے اور Sponsors کرنے والوں کے اعتبار سے۔ وہ تین طبقے یہ ہیں۔ خالص بیرونی کمپنیاں، خالص ہندوستانی کمپنیاں اور ایک دوسرے کی ساجھے دار کمپنیاں۔

استاد کے لیے ہدایات

- استاد طلبا کو اشارے دے گا کہ عالم گیریت ہماری زندگی میں کیسے داخل ہو رہی ہے۔
- طلبا کی توجہ عالم گیریت کے مختلف پہلوؤں کی جانب مبذول کرانی چاہیے۔ جتنا زیادہ بیرونی سامان ہم استعمال کرتے ہیں اس سے ہماری چھوٹے پیمانے پر مبنی صنعت کو نقصان پہنچتا ہے۔ کیونکہ اس کے صارفین کم ہو جاتے ہیں۔ انجام کار وہ بند ہو جاتی ہیں۔
- اس سرگرمی کا اختتام اس پر کیا جا سکتا ہے کہ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں عالم گیریت کے اثرات پر جاری بحث کے بارے میں طلبا کو روشناس کیا جائے۔

© NCERT not to be republished

ہے جہاں حقوق انسانی، ماحولیات، مزدور، حقوق نسواں اور نئی نسل کے سرگرم کارکن ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اور یہ تنظیم بھی جدید غیر محدود عالم گیریت کی مخالف ہے۔ پہلی WSF میٹنگ برازیل کے شہر پورٹو الیگرے میں 2001 میں منعقد ہوئی۔ چوتھی WSF میٹنگ ممبئی میں 2004 میں اور ساتویں نیروبی ، کینیا میں جنوری 2007 میں ہوئی۔

ہندوستان اور عالم گیریت کی مزاحمت

عالم گیریت کی مزاحمت میں ہندوستان کا تجربہ کیسا رہا؟ سماجی تحریکیں اپنے گرد و پیش کی دنیا کو سمجھنے اور تکلیف دہ چیزوں سے نمٹنے کے راستے سمجھانے میں لوگوں کی مدد کرتی ہیں۔ ہندوستان میں عالم گیریت کی مخالفت کئی الگ الگ اطراف سے ہوئی ہے۔ معاشی رواداری کے خلاف بائیں بازو کی طرف سے سیاسی پارٹیوں اور انڈین سوشل فورم کے ذریعہ سے احتجاج ہوئے ہیں۔ کثیر ملکی کمپنیوں (MNCs) کی آمد کے خلاف ٹریڈ یونینوں اور کسانوں کے مفاد سے متعلق انجمنوں نے بھی احتجاج کیے۔ امریکی اور یوروپی کمپنیوں کا کچھ جڑی بوٹیوں کا اپنے نام سے مخصوص کرالینا، جیسے کہ نیم، نے بھی مخالفت کا سامنا کیا۔

عالم گیریت کی مخالفت دائیں بازو والی سیاسی پارٹیوں کی طرف سے بھی ہوئی۔ اس کا زیادہ تر تعلق ثقافتی پہلو سے ہے۔ مخالفت اور مزاحمت کے اس دائرے میں باہر کے ٹی۔ وی چینل جو کیبل کے ذریعہ آتے ہیں، ویلنٹائن ڈے (Valentine Day) کی تقریب اور اسکول اور کالجوں میں طالبات کا مغربی طرز کے لباس کا ذوق وغیرہ آتے ہیں۔

مشقیں

1- عالم گیریت کے متعلق کون سے بیانات درست ہیں؟
(a) عالم گیریت ایک خالص معاشی نظریہ ہے۔
(b) عالم گیریت 1991 میں شروع ہوئی۔
(c) عالم گیریت اور مغربیت ایک ہی چیز ہیں۔
(d) عالم گیریت ایک کثیر جہتی نظریہ ہے۔

2- عالم گیریت کے اثرات کے بارے میں کون سے بیانات درست ہیں؟
(a) سماج اور ریاست پر عالم گیریت کے اثرات مساوی نہیں رہے ہیں۔
(b) سماج اور ریاست پر عالم گیریت کے اثرات بالکل یکساں رہے ہیں۔
(c) عالم گیریت کے اثرات صرف سیاسی دائرے تک محدود رہے ہیں۔
(d) بالآخر عالم گیریت کا اثر یک رنگی ثقافت کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

3- عالم گیریت کے اسباب کے بارے میں کون سے بیانات درست ہیں؟
(a) عالم گیریت کا اہم سبب ٹیکنالوجی ہے۔
(b) عالم گیریت کو عوام کی ایک خاص کمیونٹی نے شروع کیا ہے۔

© NCERT not to be republished

(c) عالم گیریت امریکہ میں شروع ہوئی۔

(d) معاشی طور سے ایک دوسرے پر انحصار ہی عالم گیریت کا واحد سبب ہے۔

4- عالم گیریت کے متعلق کون سے بیانات درست ہیں؟

(a) عالم گیریت صرف اشیا کی نقل وحمل ہے۔

(b) عالم گیریت کا روایتوں اور قدروں کے تصادم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(c) 'خدمات' عالم گیریت کا ایک غیر اہم حصہ ہیں۔

(d) عالم گیریت کا تعلق عالمی سطح پر باہمی رشتوں سے ہے۔

5- عالم گیریت کے متعلق کون سے بیانات غلط ہیں؟

(a) عالم گیریت کے حامی کہتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں معاشی ترقی کو فروغ ہوگا۔

(b) عالم گیریت کے مخالفین کہتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں معاشی عدم مساوات میں اضافہ ہوگا۔

(c) عالم گیریت کے حامی کہتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں یک رنگی تمدن ظاہر ہوگا۔

(d) عالم گیریت کے مخالفین کہتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں یک رنگی تمدن ظاہر ہوگا۔

6- عالمی سطح پر ایک دوسرے پر انحصار کے کیا معنی ہیں؟ اس کے اجزا کیا ہیں؟

7- عالم گیریت کے اندر ٹیکنالوجی کا کیا حصہ ہے؟

8- عالم گیریت کے باعث ترقی پذیر ممالک میں ریاست کے کردار کے اندر آئی ہوئی تبدیلی کے اثرات کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔

9- عالم گیریت کے معاشی نتائج کیا ہیں؟ اور اس میدان میں عالم گیریت نے ہندوستان کو کس حد تک متاثر کیا ہے؟

10- کیا آپ اس بیان سے اتفاق کرتے ہیں کہ عالم گیریت ایک رنگا رنگ ثقافت کو جنم دیتی ہے؟

11- عالم گیریت کے ہندوستان پر کیا اثرات ہوئے اور ہندوستان نے عالم گیریت کو کتنا متاثر کیا؟

مشقیں

© NCERT not to be republished

1. © Government of India, Copyright 2007
2. The responsibility for the correctness of internal details rests with the publisher.
3. The territorial waters of India extend into the sea to a distance of twelve nautical miles measured from the appropriate base line.
4. The administrative headquarters of Chandigarh, Haryana and Punjab are at Chandigarh.
5. The interstate boundaries amongst Arunachal Pradesh, Assam and Meghalaya shown on this map are as interpreted from the "North-Eastern Areas (Reorganisation) Act, 1971," but have yet to be verified.
6. The external boundaries and coastlines of India agree with the Record / Master Copy certified by Survey of India.
7. The state boundaries between Uttaranchal & Uttar Pradesh, Bihar & Jharkhand and Chhattisgarh & Madhya Pradesh have not been verified by the Governments concerned.
8. The spellings of names in this map have been taken from various sources.

ہندوستانی اور اس کے پڑوسی نقشہ بنانے والوں کی روایت یہ ہے کہ وہ شمال کو اوپر کی جانب اور جنوب کو نیچے کی جانب دکھاتے ہیں۔ جنوبی ایشیا کا یہ علامتی الٹا نقشہ ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اس علاقے کے ذہنی نقشہ کو بدلیں۔ اس نقشہ میں نہ تو سرحدوں کو بدلا گیا ہے اور نہ ہی مقامات اور آبادی میں، جنوبی ایشیا کے حوالے سے کوئی تبدیلی کی گئی ہے۔ لیکن یہ دونوں کو نئے معنی ضرور دیتا ہے۔ جب آپ اس نقشہ کو دیکھتے ہیں تو آپ کے ذہن میں جنوبی ایشیا کے بارے میں کیا خاص تاثر پیدا ہوتا ہے؟ کیا اس نقشہ میں آپ کو جنوبی ایشیا کے علاقہ میں بحر ہند کی اہمیت کا کچھ سراغ ملتا ہے؟

یہ دلچسپ ہے نا؟ اگر ہم یہ جنوبی ایشیا کے نقشے کے ساتھ ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے نقشہ کے ساتھ ایسا کریں تو کیسا رہے گا؟

© not to be republished